2983-کیا حاملہ عورت حج کر سکتی ہے

سوال

کیا حاملہ عورت حج اور عمرہ کے مناسک ادا کر سکتی ہے ؟
اور کیا اس پر مدت حمل اثرانداز ہوتی ہے (مثلا حمل کے آٹھویں ماہ سے موازنہ کرتے ہوئے وہ چوتھے ماہ میں ہو) کیونکہ ازدحام اور رش کی وجہ سے عورت کا حمل ہی ساقط ہوجائے یا پھر وہ بیمار ہوجائے ؟

پسندیدہ جواب

1- حمل کی حالت میں عورت کا حج پر جانے میں کوئی مانع نہیں ، اور حاملہ عورت پاک صاف اور طاہر ہے اس پر نماز کی ادائیگی اور روزہ رکھنا لازمی ہے اور اسے دی گئی طلاق سنت طریقہ پر دی گئی طلاق شمار ہوگی ۔

2- بلکہ سنت میں تو یہ بھی ثابت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے گئیں تو وہ حمل کے آخری ایام میں تھیں بلکہ انہوں نے تو میقات پر ہی بچہ جنم دیا تھا ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ -ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی -اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا نے شجرہ نامی جگہ پر محمد بن ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو جنم دیا ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اسے کہو کہ وہ غسل کرکے احرام باندھ لے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1209) ۔

حدیث میں استعمال شدہ لفظ (نفست) کا معنی بچہ جنم دیا ہے ۔

اور شجرۃ کا معنی ذی الحلیفہ جو اہل مدینہ کا میقات ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور اس میں یہ بھی بیان ہے کہ : حائضہ اور نفاس والی عورت کا احرام بھی صحیح ہے اور احرام کے لیے ان دونوں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ، اور اس پر سب اس پر متفق ہیں کہ وہ غسل کریں گیں ۔

لیکن ہمارا اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کرام کا مسلک ہے کہ یہ مستحب ہے ، اور حسن اور اہل ظاہر کہتے ہیں کہ یہ واجب ہے ۔

حائضہ اور نفاس والی عورت کے مکمل اعمال حج صحیح ہیں لیکن وہ طواف نہیں کریں گی اور نہ ہی وہ طواف کی رکعات ادا کریں گی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم بھی وہی اعمال کرو جو سب حاجی کرتے ہیں صرف طواف نہ کرو) دیکھیں : صحیح مسلم (133/8) ۔

اور اگر عورت نے فریضہ حج ادا نہ کیا ہو تو پھر اس کے لیے حج کے ترک کرنے کے لیے حمل کوئی عذر شمار نہیں ہوگا ، کیونکہ اس کے لیے حج کرنا ممکن ہے اور وہ رش اور ازدھام اور دھکم پیل والی جگہ سے اجتناب کرتے ہوئے حج ادا کر سکتی ہے ، اور اگر وہ خود کنکریاں نہیں مار سکتی تو کسی کو اپنی طرف سے کنکریاں مارنے کے لیے وکیل مقرر کر سکتی ہے ، اور اسی طرح اگر وہ

پیدل چل کر طواف اور سعی نہیں کر سکتی تو ویل چیئر (ریڑھی) پر کر سکتی ہے اور اسی طرح ۔

اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو حج کرتے ہیں اور وہ راستوں اور رہائش اور حج کے اعمال کرنے کے اعتبار سے بہت ہی زیادہ آرام وراحت میں ہوتے ہیں ۔

3- جی ہاں اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور کسی تجربہ کار اور سپیشلسٹ ڈاکٹر نے یہ بتایا کہ اس عورت کی کمزوری یا بیماری یا کسی اور سبب کی وجہ سے اس کے حج پر جانے کی بنا پر اسے اپنی جان یا پھر بچے کی جان کو خطرہ ہے ، تو اس عورت کو اس برس حج پر جانے سے منع کر دیا جائے گا اور اسے حج سے روکنے کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

(نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) یہ حدیث حسن ہے آپ اس کی تخریج ابن رجب کی کتاب جامع العلوم والحکم (302/1) دیکھیں ۔

4- اور بعض ڈاکٹر اور طبیب حمل کے ابتدائی اور آخری ایام میں فرق کرتے ہیں کہ حمل کے ابتدائی ایام میں بچے اور ماں کو خطرہ ہوتا ہے ، اور آخری ایام میں تو بغیر کسی خوف دلانے والے کے ہی خوف ہوتا ہے ۔

واللہ اعلم.